افادات شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف صاحب
ضبط و تحریر: سید نصیب علی شاہ حقانی

شیخ الاسلام

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رح

کچھ یادیں، کچھ تذکرے

اکابر علماء دیوبند کے مستند احوال کے لئے تو ان اکابر کے احباب و تلامذہ کو معتمد تسلیم کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں تو اب ایسے شخصیات کو انگلیوں سے گنا جاتا ہے اور اب تو صرف چند اکابر ہی باقی ہیں جن میں صوبہ سرحد کی مشہور علمی شخصیت شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف مدظلہ العالی ہیں جو یہاں جامعہ علوم اسلامیہ زرگری میں شیخ الحدیث ہیں۔ انہوں نے اکابرین دیوبند کو بہت قریب سے دیکھا پرکھا، ان سے شرف تلمذ حاصل کیا اور متحدہ ہندوستان کے مختلف دینی و سیاسی تحاریک میں شامل رہے۔

حسب معمول میرے شوق اور مطالبہ پر آج انہوں نے ایک دعوت میں حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رح کے دستر خوان کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ حضرت مدنی بڑے مہمان نواز اور فیاض شخصیت تھے مہمانوں کی تواضع اعلیٰ قسم کے عربی اور ہندی کھانوں سے کرتے اور پورے ہندوستان کے اکابر کے ہاں ان کا دستر خوان مسلّم تھا۔ فرمایا کہ دارالعلوم سے فراغت کے بعد میں روڑکی ضلع سہارنپور میں مدرس تھا اور حضرت مدنی کی زیارت کے لئے اکثر دیوبند آیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رح اور مولانا فخرالدین مراد آبادی اور تیسری شخصیت غالباً مولانا محمد الیاس رح تھے، حضرت مدنی رح کے مہمان تھے۔ حضرت ان کے لئے ایک بڑی رکیبی میں ثرید لائے جس میں گوشت کے ٹکڑے بھی خلط کئے تھے۔ بہت لذیذ ثرید تھا جو ابھی تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ ثرید کھانے کے بعد ایک دوسری رکیبی میں جلیبیاں لائی گئیں جو گرم دودھ میں ڈالی گئی تھیں، میں بھی کھانے والوں میں شامل تھا۔ ان اکابر نے ایک ہی رکیبی سے اکٹھا کھایا اور دعوت کے کھانے میں طریقہ سنّت کا ہر لحظہ اہتمام رکھا۔

فرمایا کہ ایک دفعہ میں حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں حاضر تھا اور حضرت مولانا محمد الیاس رح مہمان تھے، کھانا لایا گیا تو ہم تینوں دستر خوان پر بیٹھ گئے۔ حضرت مدنی رح کا طریقہ یہ تھا

کر ایک رومال میں چپاتیوں کو باندھ کر لاتے اور دستر خوان پر اپنے پاس رکھتے اور اس سے ایک ایک چپاتی ہر مہمان کے سامنے رکھتے اور جب وہ کھاتے تو دوسری ڈالتے تاکہ روٹی گرم ہو۔ وہ گرم چپاتی بڑی لذیذ ہوتی اس لئے اگر کسی مہمان کے ہاں پہلی چپاتی کا کچھ حصہ رہ جاتا تو وہ اسے چھوڑ کر دوسری چپاتی کھانا شروع کرتے اور یہ ٹکڑے اور بقیہ شوربا حضرت مدنی گھر لے جاتے اور گھر والے کھاتے جبکہ اکثر ہندوستانی ایک دوسرے کا استعمال شدہ سالن اور بقیہ ٹکڑے بالکل نہیں کھاتے، مگر حضرت کے گھر والے اس کو شفا سمجھ کر شوق سے کھا لیتے تھے۔ حسب عادت جب حضرت مدنی نے دوسری چپاتی میرے سامنے رکھی، تو پہلی کا کچھ حصہ حضرت مولانا محمد الیاس اور بندہ کے ہاتھ میں باقی تھا۔ میں نے پہلی کا ٹکڑا رکھ لیا اور تازہ چپاتی میں شروع کی تو حضرت مولانا محمد الیاس رح کو یہ بات ناگوار گزری، فوراً ٹوکا اور کہا کہ پہلی والی کو ختم کرو، پھر دوسرے میں شروع کرو، حضرت مدنی رح نے فوراً مولانا محمد الیاس کو مسکرا کر ٹوکا کہ آپ کو میرے دستر خوان پر ٹوکنے کا کیا حق حاصل ہے۔

فرمایا کہ حضرت مدنی کی ایک خادمہ اور اس کی بیوی کھانا تیار کرتے تھے اور خود حضرت سالن اور فیرنی وغیرہ پکانے میں مدد کرتے، جب بھی مہمان آتے، انتہائی عجلت کے ساتھ مختلف اشیاء تیار ہو کر حاضر کرتے۔

فرمایا کہ شیخ الاسلام کے خلف الرشید مولانا سید اسعد مدنی بھی اپنے والد کی طرح بڑے فیاض اور مہمان نواز ہیں اور عادات واطوار میں حضرت شیخ الاسلام کی صحیح تصویر ہیں۔

فرمایا کہ شیخ الاسلام کے شاگرد طلبہ کو بھی اپنے استاد کے ہاں اکثر کھانا کھاتے دیکھا گیا اور حضرت شیخ بھی ان کے ہمراہ بیٹھ کر کھاتے۔ کھانے کے بعد ثرید سے جو شوربا بچ جاتا، جو کہ استعمال شدہ ہوتا تھا، اس کا پہلے حضرت مدنی ایک گھونٹ پیتے تھے اور پھر نمبروار تبرکاً ہر ایک طالب علم ایک ایک گھونٹ لے لیتا جبکہ عموماً یہ ہندوستانی طبیعت کے خلاف ہے۔

فرمایا کہ میں جب روڑکی میں مدرس تھا تو وہاں سے حضرت شیخ الاسلام کی ملاقات کے لئے دیوبند آیا۔ حضرت کے مکان پر مہمانوں کی خدمت کے لئے جناب قاری اصغر علی صاحب مامور تھے۔ قاری صاحب نے بتایا کہ حضرت مدنی مصر سے آئے ہوئے مہمانوں کے ہاں گئے ہوئے ہیں اور وہاں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ اکوڑہ خٹک والے کے ہاں ان کی دعوت ہے، جبکہ مجھے بھی بلایا ہے اس لئے مجھے خدمت پر مامور کر کے قاری صاحب چلے گئے۔ اس وقت مولانا محمد یوسف بنوری اور مولانا احمد رضا بجنوری ہدایۃ کے ذیل چھپوانے کے لئے مصر سے ہو آئے تھے اور یہ ان کے اعزاز

میں ضیافت تھی۔ مولانا عبدالحق صاحب کو جب علم ہوا تو فوراً آکر مجھے بھی شریک ہونے کو کہا، میں نے جواباً کہا کہ مجھے تو حالاً قاری اصغر علی صاحب نے حضرت مدنی کے مہمانوں کی خدمت پر مامور کیا ہے لہٰذا معذور ہوں۔ وہاں دعوت پر حضرت مدنی کو معلوم ہوا کہ عبدالرؤف بھی آئے ہوئے ہیں اس لئے ایک طالب علم کو بھیجا اور اس کے بعد ایک دوسرا طالب علم بھی بھیجا کہ حسین احمد کہتا ہے کہ جلدی آجاؤ چنانچہ وہاں خدمت پر ایک طالب علم کو مامور کر کے شریک دعوت ہوا۔ دارالعلوم دیوبند میں مولانا عبدالحق صاحب ایسے موقعوں سے خوب فائدہ اٹھاتے تھے جس کی وجہ سے وہ ہندوستان میں بھی ہر دلعزیز تھے اور اب پاکستان میں تو ہیں ہر دلعزیز۔

فرمایا کہ ایک دفعہ روڑکی انجینئرنگ کالج میں کوئی جلسہ تھا جس میں وزراء ہند شریک تھے جبکہ حضرت مدنی کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ میں روڑکی میں مدرس تھا۔ جب معلوم ہوا تو حضرت کے ملاقات کے لئے کالج گیا اور درخواست کی کہ کھانا میرے ہاں کھالیں۔ حضرت نے معذرت ظاہر کی لیکن میرے شدید اصرار پر ظہر کی چائے میرے ہاں پینا منظور کیا۔ حضرت حسب وعدہ ہمارے مدرسہ پہنچے چونکہ روڑکی کے تربوز بڑے مشہور تھے لہٰذا میں نے انہیں لذیذ تربوز کھلائے۔ دروازہ پر میں نے کہا کہ حضرت چائے تو پی لیں لیکن حضرت نے جانے پر اصرار کیا۔ میں نے کہا کہ حضرت پاکستان کی سبز چائے تحفہ میں آئی ہے لہٰذا سبز چائے پلادوں جبکہ اس وقت ہندوستان میں سبز چائے ناپید تھی۔ یہ سنکر حضرت بمعہ رفقاء واپس آئے اور کہا کہ آؤ پاکستان شریف کی سبز چائے پی لیں اور جب پیتے تھے تو بار بار فرماتے تھے کہ یہ پاکستان شریف کی چائے ہے اور پاکستان کے ساتھ ان کی زبان سے شریف کا لفظ بہت اچھا لگتا تھا۔

بندہ نے حضرت مولانا عبدالرؤف سے پوچھا کہ حضرت مدنی تو قیام پاکستان کے سخت مخالف تھے تو شریف کا لفظ کیوں استعمال کرتے تھے۔ فرمانے لگے کہ واقعی حضرت مدنی قیام پاکستان کے مخالف تھے لیکن جب پاکستان بن گیا تو فرماتے کہ ہندوستانی مسلمانوں کی خیر اس میں ہے کہ اب پاکستان مضبوط ہو اگر پاکستان مضبوط ہو تو ہندوستان کے مسلمان بھی امن سے رہیں گے۔ اگر پاکستان کمزور ہو تو ہندوستان کے مسلمان بھی آرام اور امن سے نہیں ہونگے اور یہی وجہ ہے کہ جب پاکستان بنا تو حضرت مدنی کے دل میں پاکستان کا احترام ایک مسلم لیگی لیڈر سے زیادہ رہا۔ فرمایا کہ حضرت مدنی سے میں نے خود سنا کہ پاکستان کی مثال مسجد جیسی ہے جس کے بنانے کی تجویز میں رائے کا اختلاف تو ہوسکتا ہے اور جب مسجد بن جائے تو اس کی حفاظت سب پر لازم ہے۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ العالی نے فرمایا کہ مولانا مفتی محمود مرحوم میرے بعد فارغ ہوئے

باقی ص ۵۲ پر